Al-Mīthāq *(Research Journal of Islamic Theology)*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 02, July-September 2024, **PP**: 273-283
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

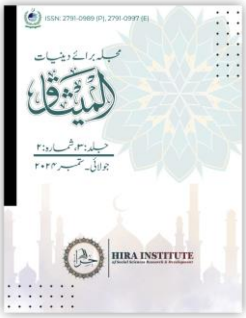

قرض حسنہ کی اہمیت اور غربت کے خاتمے کے لیے اخوت فاؤنڈیشن کا لائحہ عمل: تجزیاتی مطالعہ

Importance of Qarż-e-Ḥasana and Strategy of Akhuwat Foundation for Elimination of Poverty: Analytical Study

1. Hafiz Abdul Qayyum abdulqayyum4688@gmail.com	*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.*
2. Dr. Ghulam Haider ghulam.haider@iub.edu.pk	*Associate Professor / Chairman, Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur.*

How to Cite:	Hafiz Abdul Qayyum and Dr. Ghulam Haider. 2024: "Importance of Qarż-e-Ḥasana and Strategy of Akhuwat Foundation for Elimination of Poverty: Analytical Study". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (02): 273-283.		
Article History:	**Received**: 02-09-2024	**Accepted**: 20-09-2024	**Published**: 30-09-2024

Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

قرض حسنہ کی اہمیت اور غربت کے خاتمے کے لیے اخوت فاؤنڈیشن کا لائحہ عمل: تجزیاتی مطالعہ

Importance of Qarż-e-Ḥasana and Strategy of Akhuwat Foundation for Elimination of Poverty: Analytical Study

1. **Hafiz Abdul Qayyum**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
abdulqayyum4688@gmail.com

2. **Dr. Ghulam Haider**
Associate Professor / Chairman,
Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur.
ghulam.haider@iub.edu.pk

Abstract

This analytical study explores the significance of *Qarż-e-Ḥasana* (interest-free loans) as an effective tool in poverty alleviation, with a particular focus on the Akhuwat Foundation's pioneering model. Founded in 2003 by Dr. Amjad Saqib, Akhuwat Foundation is one of Pakistan's foremost social enterprises dedicated to offering interest-free microloans to underprivileged communities. Through a unique financial model based on Islamic principles of compassion, social justice, and brotherhood, Akhuwat aims to empower individuals economically without the burden of interest, thus promoting financial inclusion and self-reliance. This study investigates the foundation's strategy, which includes extending interest-free loans, fostering small businesses, and investing in social services such as healthcare and education. The research demonstrates how *Qarż-e-Ḥasana* facilitates poverty reduction by helping beneficiaries build sustainable livelihoods, creating a multiplier effect in local economies. Furthermore, the analysis highlights the Foundation's success in generating community trust, encouraging timely repayments, and reinvesting funds back into the community, thus creating a self-sustaining financial ecosystem. By examining Akhuwat's impact on poverty levels across Pakistan, this study sheds light on the broader applicability of interest-free microfinance as a viable model for poverty alleviation and economic development in other parts of the world.

Keywords: *Qarż-e-Ḥasana, Akhuwat Foundation, Economy, Community, Financial System.*

تعارف

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جس کی تعلیمات میں قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رشد وہدایت کا سامان موجود ہے۔زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق تعلیمات انسان کی معراج وترقی کی ضامن ہیں۔جناب رسول اکرم ﷺ نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مدینہ طیبہ کی ریاست قائم کرکے نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی انسانی زندگی کے لیے بھی ایک نمونہ عمل پیش کیا۔اسلام کا تصور اصلاح وفلاح محض عقیدہ نہیں بلکہ عملی صورتوں میں خوبصورتی کے ساتھ ظہور پذیر ہوتا ہے کیونکہ امداد باہمی کے بغیر معاشی و معاشرتی فلاح ایک خواب رہ جاتی ہے۔اسلامی معاشرت اور معیشت کے اصولوں کی روشنی میں سود کو ہمیشہ سے ہی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔اسلامی تعلیمات کے مطابق سودی لین دین نہ صرف غیر اخلاقی بلکہ معاشرتی ناہمواریوں کو بڑھاوا دینے کا سبب بھی بنتا ہے۔ایسے میں اخوت فاؤنڈیشن کا کردار ایک نئی اور اُمید افزا روشنی کے اعتبار سے سامنے آیا ہے،جو کہ اسلامی معیشت میں بلاسود قرضے فراہم کر

کے غربت کے خاتمے اور معاشرتی انصاف کے فروغ کے لیے ایک قابلِ تقلید ماڈل بن چکا ہے۔

اخوت فاؤنڈیشن ایک نجی تنظیم ہے جس کا خیال تو 2001ء میں آیا تاہم باقاعدہ ایک تنظیم کے طور پر اس کا قیام 2003ء کو عمل میں آیا۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد معاشرتی انصاف اور غربت کے خاتمے کے لیے بلاسود قرضوں کا نظام متعارف کرانا ہے۔ اس کے بانی ڈاکٹر امجد ثاقب ہیں، جو کہ ایک ممتاز سماجی کارکن اور اسلامی معیشت کے ماہر ہیں۔ اخوت فاؤنڈیشن کا نظریہ بنیادی طور پر اسلامی اصولوں اور فلسفہ اخوت پر مبنی ہے۔ اخوت فاؤنڈیشن نے اسلامی معیشت کے اصولوں کے مطابق ایک ایسا مالیاتی نظام متعارف کرایا ہے جس میں بلاسود قرضے دیے جاتے ہیں۔ یہ قرضے عام طور پر چھوٹے کاروباری افراد کے لیے ہوتے ہیں۔ ان کا اہم مدعا غریب افراد کو مالی استحکام فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ یہ نظام مسلسل گردش میں رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ افراد کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اخوت فاؤنڈیشن کا ماڈل اخوت (بھائی چارہ) اور مساوات پر مبنی ہے۔ اس نظام میں قرض لینے والے افراد کو نہ صرف مالی مدد فراہم کی جاتی ہے بلکہ ان کو کاروبار چلانے میں بھی مدد کی جاتی ہے تاکہ وہ ایک خود کفیل اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں قرض حسنہ ایک استحبابی عمل ہے جس کی کتب احادیث میں بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔ قرض خواہوں کو بروز قیامت بہت زیادہ اجر وثواب دیا جائے گا۔ اسی طرح خوش اسلوبی کے ساتھ مقروض آدمی کا قرض خواہ کو قرض واپس لوٹانا چاہیے۔ تاہم مقروض افراد کے ساتھ نرم طریقے سے معاملات طے کرنے میں احادیث نبوی میں بہت تاکید کی گئی ہے کہ جو کسی ضرورت مند فرد کو قرض حسنہ دے اور اس سے واپسی کی صورت میں سختی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ قیامت کے دن نرمی کا معاملہ کرے گا۔

معاشرے میں غربت و افلاس زیادہ ہے اور لوگ معاشی مسائل کا شکار ہیں۔ اخوت فاؤنڈیشن کا ماڈل غربت و افلاس کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس مقالہ میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ معاشرے کو ایسا راستہ دکھایا جائے جو انہیں معاشی طور پر مستحکم اور مضبوط کر سکے۔ غربت و افلاس کے خاتمے کے لیے بہت سے فلاحی ادارے اپنے اپنے انداز میں کام کر رہے ہیں مگر اس مقالے میں صرف اخوت فاؤنڈیشن کے طریقہ کار کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ابتدا میں قرضِ حسنہ کی اہمیت وافادیت کے بعد اخوت فاؤنڈیشن کی حکمتِ عملی پر گفتگو کی جائے گی۔

قرضِ حسنہ: مفہوم وافادیت

"قرض" کے اصل معنی کاٹنے کے ہیں، قینچی کو اس لیے "مقراض" کہتے ہیں کہ وہ کاٹنے کا ذریعہ ہے، قرض کو "ق" کی زبر کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اور زیر کے ساتھ بھی۔[1] اسی طرح ادھار، مانگا ہوا، مستعار چیز کو قرض کہتے ہیں۔[2] اصطلاح میں قرض اس مال کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے بعد واپسی کا تقاضہ کیا جائے۔ گویا کسی سے کوئی چیز لینا اور واپسی میں اس کی مثل دینا قرض کہلاتا ہے۔[3]

رزق کی وسعت و تنگی کا دامن بلاشبہ خالق حقیقی کے ید قدرت میں ہے مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اہل ثروت وقدرت کو غرباء اور فقراء کی امداد کا حکم دیا ہے کیونکہ دنیا کے ارباب دولت کی حفاظت دولت کا راز اجتماعی مفادات ہی سے وابستہ ہے۔ اسلام اس فطری نظام کا حامی ہے جو ایسی مساوات تسلیم کرتا ہے جس میں تمام انسان بغیر کسی فرق کے اپنی معاشی زندگی میں بالکل مساوی ہوں اور ان کے درمیان مالی درجات میں ادنیٰ سا تفاوت بھی نہ پایا جاتا ہو۔ اسلام ایسے ظالمانہ تفاوت کا قائل نہیں جس میں غربت و افلاس کا امتیاز اس طرح قائم ہو جائے کہ غریب نان شبینہ کو محتاج اور امیر دولت قارون کا مالک بن جائے۔

اسلامی قانون میں تقسیم دولت کا طریقہ ایسا معتدل اور مدبرانہ ہے، اگر اسے صحیح طریقے سے اختیار کیا جائے تو معاشرے

میں اس کی روح اور افادیت عام ہو جائے۔ اس سے نہ تو سرمایہ دارانہ دولت کے پیدا ہونے کا امکان باقی رہتا ہے اور نہ افراد و اشخاص کے درمیان افلاس و فاقہ کشی فروغ پا سکتی ہے۔ جبکہ انفاق فی سبیل اللہ اور تعاون باہمی کے وسائل میں ایک مفید اور کار آمد وسیلہ قرض حسنہ ہے جو ضرورت مند کی وقتی حاجت روائی کا بھی ذریعہ ہے، غریب اور بے مایہ انسان کو تجارتی، زراعتی یا صنعتی کاروبار کے لیے بھی مؤثر وسیلہ ہے۔[4]

جدید معاشیات میں قرض کا مفہوم

انگریزی لفظ Loan قرض کا مترادف و ہم معنی ہے، موجودہ معاشی نظام میں اس کا وہی مطلب مراد لیا جاتا ہے جو قرض کی تعریف میں ذکر کیا گیا ہے تاہم سود اور ربوٰا چونکہ موجودہ بینکاری نظام کا لازمی عنصر سمجھا جاتا ہے، اس لیے بیان کردہ اصطلاحی تعریف میں مشروط اضافے کی اجازت بھی دکھائی دیتی ہے۔ مشہور بلنیس ڈکشنری میں قرض کے تصور کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

> Written all oral agreements for a temporary transfer of a property usually cash from its owner (the lender) to a borrower who promises to return it according to the terms of the agreements, usually with interested for its use.[5]
>
> ایک ایسا تحریری یا زبانی معاہدہ جس میں قرض خواہ سے جائداد عارضی طور پر مقروض کی طرف منتقل ہو جاتی ہے، جو عقد کی شرائط کے مطابق اسے واپس لوٹانے کا وعدہ کرتا ہے، عموماً اس قرض میں لی گئی چیز کے استعمال کے بدلہ سود بھی دینا ہوتا ہے۔

قرض کا حکم

قرض کا حکم یہ ہے کہ قرض دار اس چیز کا فوراً مالک ہو جائے گا اور اس کو اس میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار ہو گا۔[6] مثلاً ایک شخص نے کسی سے ایک بوری گندم قرض لی بوقت ادائیگی اس کی مثل دوسری گندم بھی دے سکتا ہے اگرچہ وہی چیز پڑی ہو، اس مسئلہ میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ اختلاف کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ صرف چیز پر قبضہ کرنے سے آدمی مالک نہیں ہوتا جب تک اس کو استعمال نہ کر لے یا ہلاک نہ کر دے۔ لہٰذا اگر وہی چیز موجود ہو تو ادائیگی قرض کے وقت وہی اصلی چیز واپس کرنی ضروری ہے ہاں اگر وہ چیز ہلاک ہو جائے تو پھر بطور ضمان دوسری چیز دے سکتا ہے۔[7]

قرض لینا استحبابی عمل ہے کیونکہ خود آپ ﷺ سے قرض لینا کتب احادیث سے ثابت ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ جائز مقصد کے لیے قرض لیا جائے کیونکہ ایسے مقروض کے ساتھ اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے۔ جو محض دوسروں سے قرض ہڑپ کرنے کے لیے بطور قرض رقم لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا۔[8] الغرض شدید ضرورت کے بغیر اور غیر شرعی کام کے لیے نیز عدم ادائیگی کی نیت سے قرض لینا گناہ جبکہ جائز مقصد کے لیے بوجہ ضرورت اور حسب وعدہ ادا کرنے کی نیت سے قرض لینا مباح ہے۔

قرض حسنہ کی افادیت سے متعلقہ پہلو

قرض حسنہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا اسے افضل ترین صدقہ بنا دیتا ہے:

- کسب حلال سے خرچ کیا جائے کیونکہ حرام کمائی سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔
- صدقہ میں ناقص اور ناکارہ مال نہ دے۔
- اس وقت صدقہ کرے جب اسے خود بھی احتیاج و ضرورت ہو۔
- اپنی احتیاج کو دوسروں کی ضرورت و حاجت پر مقدم رکھے۔

- صدقہ خفیہ اور چھپا کر دینا زیادہ افضل ہے۔
- صدقہ دینے کے بعد احسان نہ جتائے اور نہ کسی دوسری صورت میں اس کا معاوضہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

قرض حسنہ کی فراہمی میں فلاحی ریاست کا کردار

خود کفالتی پروگرام میں سب سے اولین ذمہ داری ریاست کی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کے دست و بازو کو مضبوط کرے۔ فلاحی ریاستیں اپنے شہریوں کی معاشی استعداد کو مستحکم بنانے کے لیے مختلف مالیاتی منصوبے ترتیب بھی دیتی ہیں۔ وطن عزیز میں وقتاً فوقتاً ایسی کوششیں حکومت کی جانب سے بھی نظر آئی ہیں۔ مثال کے طور پر صدر ضیاء الحق نے نظام زکوۃ رائج کر کے محتاج لوگوں کی دادرسی کی کوشش کی۔ گزشتہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے 2004ء میں غریبوں کے لیے بے نظیر انکم سپورٹ کے نام سے پروگرام کا آغاز کیا جس میں مستحق گھرانوں کو ماہانہ ایک ہزار کی امداد کی گئی۔ موجودہ حکومت نے اس پروگرام کو جاری رکھا۔ یکم جولائی 2013ء کو یہ رقم 1200 تک بڑھا دی گئی اور یکم جولائی 2014 کو یہ رقم 1500 ماہوار کر دی گئی۔ 2008-2009 میں اس رقم سے ایک اعشاریہ سات ملین یعنی سترہ لاکھ افراد مستفید ہوئے جبکہ اکتیس دسمبر 2014 میں یہ تعداد سنتالیس لاکھ تک پہنچ گئی۔ نقائص کے باوجود یہ پروگرام غربت کے خاتمے یا کمی کے لیے ایک اچھا قدم تھا۔ موجودہ حکومت نے مائیکروفائنانسنگ کے ذریعے بھی غربت میں کمی لانے کے لیے پروگرام شروع کیے۔ مثلاً ایک اسکیم یوتھ بزنس کے نام سے شروع کی گئی جس میں اکیس سے پینتالیس سال کے افراد کو بیس لاکھ تک کے قرض کی سہولت میسر تھی۔ اس اسکیم کا مثبت پہلو یہ تھا کہ اس کا 50 فیصد کوٹہ خواتین کے لیے رکھا گیا لیکن سب سے منفی پہلو یہ تھا کہ یہ قرض کی اسکیم سود پر مبنی تھی اور شرح سود پہلے 8 فیصد تھی جسے بعد میں 6 فیصد کر دیا گیا۔[9]

سود کی شرح کم ہو یا زیادہ بہر کیف قابل مذمت ہے یہی وجہ ہے کہ مذہبی وابستگی رکھنے والے حلقوں میں اسے دلچسپی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا تو اس طرح ایک اچھی کاوش بنیادی غلطی کی وجہ سے مطلوبہ نتائج حاصل نہ کر سکی۔ البتہ ایک دوسری اسکیم غیر سودی قرض کے نام سے شروع کی گئی جس میں 25 ہزار روپے تک کے قرض کی سہولت میسر تھی۔ حکومت نے اس اسکیم کے لیے 3.5 ارب روپے مخصوص کیے اور واپسی کا دورانیہ تین سال رکھا۔ یہ رقم غیر سودی بنیادوں پر جاری کی گئی۔ اس اسکیم میں 68,729 افراد کو 223 شاخوں کے ذریعے 36 اضلاع میں 1411 ملین روپے بطور قرض تقسیم کیے گئے۔[10]

بانی اخوت فاؤنڈیشن کا تعارف

ڈاکٹر امجد ثاقب فروری 1957ء میں کمالیہ میں پیدا ہوئے۔ اس گھرانے کا پس منظر زمیندارانہ ہے۔ کمالیہ میں ابتدائی تعلیم کے بعد وہ لاہور چلے آئے۔ 1947ء میں گورنمنٹ کالج سے ایف ایس سی کے بعد ایم بی بی ایس داخلہ لیا اور ڈگری مکمل ہونے کے بعد انہوں نے کچھ عرصہ میو ہسپتال لاہور میں ملازمت کی۔ پھر اس پیشہ سے ذہنی مناسبت نہ ہونے کے سبب سول سروس کی طرف راغب ہوئے۔ دوران ڈیوٹی جب ڈاکٹر امجد ثاقب نے سرکاری ملازمت کو اپنے ہم آہنگ نہ پایا تو اس سے استعفیٰ دے دیا اور انہوں نے اخوت فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔[11]

اخوت فاؤنڈیشن کا آغاز

اخوت فاؤنڈیشن ایک غیر منافع بخش ادارہ اور سماجی تنظیم ہے جو معاشرے میں غرباء کی مدد کے لیے کام کرتی ہے۔ اس کی بنیاد ڈاکٹر محمد امجد ثاقب نے رکھی جو تنظیم کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ اخوت فاؤنڈیشن کا قیام 2003ء میں پہلی مرتبہ چند افراد کو بلا سود

قرض فراہم کرنے سے ہوا جو غریب اور مفلس لوگوں کو باعزت طریقے سے روزی کمانے میں امداد باہمی کے طور پر دیے گئے۔

اخوت کا ہیڈ آفس لاہور میں واقع ہے۔ اخوت فاؤنڈیشن نے پاکستان بھر میں 30 لاکھ سے زائد خاندانوں کو 4.5 ملین روپے بلاسود قرضے (قرض حسنہ) 128 بلین روپے (798 ملین امریکی ڈالر) مستحق اور ضرورت مند افراد میں تقسیم کیے۔ یقیناً بلاسود مائیکروفنانس پروگرام کو اختتام غربت کے لیے بطور ٹول استعمال کرتے ہوئے اخوت اپنے استفادہ کنندگان کو معاشرے میں سماجی اور مالی طور پر مستحکم ہونے میں مدد فراہم کرتا ہے۔[12]

اخوت فاؤنڈیشن کی خدمات

اخوت فاؤنڈیشن صدقات کے لیے معاشرے کے متمول اور اللہ کی راہ میں خرچ کا جذبہ رکھنے والے افراد سے رجوع کرتا ہے جو زکوۃ، صدقات اور خیرات کے مال سے اس ادارے کی مدد واعانت کرتے ہیں۔ اخوت بے جا اسراف و تبذیر اور قرضوں کی تقسیم اور غیر ضروری اخراجات کا بوجھ نادار اور مفلس لوگوں پر نہیں ڈالتا۔ بلکہ یہ بوجھ معاشرے کے مخیر افراد کے باہمی تعاون سے اٹھایا جاتا ہے۔ اخوت غربت کے خاتمے کو کاروبار کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ اہم سماجی اور دینی فریضہ سمجھتا ہے۔ اخوت بھیک اور خیرات کے بجائے باہمی تعاون اور اشتراک انسانیت پر یقین رکھتا ہے۔ اخوت پروگرام 23 لاکھ سے زائد گھرانوں میں 52 ارب سے زیادہ مالی امداد کے قرضے تقسیم کر چکا ہے بقول ڈاکٹر امجد ثاقب ان قرضوں کی واپسی کی شرح سو فیصد ہے۔[13]

اخوت فاؤنڈیشن کے بنیادی اصول

اخوت فاؤنڈیشن کے پانچ بنیادی اصول ہیں جن پر اس کے تمام پروگرام کام کرتے ہیں:

1. بلاسود مائیکروفنانس۔
2. مذہبی مقامات کا استعمال۔
3. غیر امتیازی سلوک۔
4. رضاکارانہ جذبہ۔
5. قرض لینے والوں کو عطیہ دہندگان میں تبدیل کرنا۔

ان اصولوں کے تحت اخوت فاؤنڈیشن جس حکمتِ عملی کے مطابق کام کرتا ہے اس میں درج ذیل امور شامل ہیں:

- قرض حسنہ سود سے پاک قرض ہے۔ اخوت قرض حسنہ فراہم کرتا ہے جس کی شروعات دس ہزار سے ہوتی ہے۔ قرض لینے والا وہی رقم واپس کرتا ہے اور کوئی سروس چارجز یا اضافی اخراجات ادا نہیں کرتا۔
- مذہبی مقامات یعنی مقامی مساجد، گرجا گھروں اور مندروں کے بنیادی ڈھانچے قرضوں کی تقسیم کے مراکز اور کمیونٹی کی شرکت کے راستے کے طور پر استعمال میں لاتے ہوئے اخوت کی کارروائیوں میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔
- اخوت ذات، رنگ، نسل، جنس، سیاست یا عقیدے کی بنیاد پر لوگوں کے درمیان امتیازی سلوک نہیں کرتا۔
- اخوت کو رضاکارانہ طور پر کام کرنے والے رضاکاروں کے نیٹ ورک کی مدد حاصل ہے، جو تنظیمی خدمات کے لیے اپنا قیمتی وقت، توانائی اور مالی وسائل خرچ کرتے ہیں۔
- اخوت کے قرض لینے والے افراد محنت و مشقت کے بعد بالآخر اپنے آپ کو ایسی پوزیشن میں پاتے ہیں جہاں وہ معاشرے کے مستحق افراد کو قرض حسنہ دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ قرض دہندگان کو عطیات و صدقات کرنے کی ترغیب دی

جاتی ہے، تاہم، ان کا تعاون نہ تو لازمی ہے اور نہ ہی نافذ العمل ہوتا ہے۔[14]

اخوت فاؤنڈیشن کے ستون

اخوت جن چار ستونوں پر قائم ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. احسان: احسان یہ ہے کہ ہر فرد کردار، کام، خدمت اور علم میں فضیلت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔
2. ایمان: ایمان کا مطلب ہے انسانی بھروسا یا ایک ماورائی حقیقت پر یقین جو ذمہ داری اور فرض کے احساس کو ابھارتا ہے۔
3. اخلاص: اخلاص سے مراد نیت اور عمل کا اخلاص ہے۔
4. انفاق: اللہ کی راہ میں دینا ہے جس کا مقصد "اللہ کے سوا کسی سے اجر کی توقع کیے بغیر خرچ کرنا ہے۔

یہ ستون مل کر "اخوا" بناتے ہیں جو یکجہتی کا فلسفہ ہے جس پر "اخوت "یعنی اخوت یا بھائی چارہ قائم ہوتا ہے۔[15]

اخوت فاؤنڈیشن کے بڑے پروگرامز

- اخوت اسلامی مائیکروفنانس(AIM)
- اخوت ایجوکیشن سروسز(AES)
- اخوت کلاتھز بینک(ACB)
- اخوت خواجہ سرا سپورٹ پروگرام(AKSP)
- اخوت ہیلتھ سروسز(AHS)
- قصور مواخات پروگرام(KMP)
- اخوت ایمرجنسی ریلیف فنڈ(AERF)
- کورونا سپورٹ فنڈ۔[16]

ان تمام پروگراموں کا بنیادی مقصد غریبوں تک مالی رسائی اور مدد فراہم کرنا ہے۔

اخوت اسلامی مائیکروفنانس(AIM)

اخوت اسلامی مائیکروفنانس اخوت کا بنیادی پروگرام ہے جس کے ذریعے یہ مستحق افراد کو بلاسود مائیکرو کریڈٹ فراہم کرتا ہے۔ اے آئی ایم کے ذریعے پاکستان کے 800 شہروں میں 35 لاکھ خاندانوں کو 4.5 ملین بلاسود قرضے فراہم کیے گئے ہیں۔ 2020ء تک اخوت نے قرضوں کی کل تعداد 128 بلین تقسیم کی ہے۔ اخوت کا لون پورٹ فولیو 58٪ مرد قرض دہندگان اور 42٪ خواتین قرض دہندگان پر مشتمل ہے۔ اخوت کی طرف سے پیش کردہ قرض کی سب سے عام قسم فیملی انٹرپرائز لون ہے جو اخوت کے لون پورٹ فولیو کا 92٪ پر مشتمل ہے۔[17]

قرض کا اہم مقصد پورے خاندان کے لیے ہے جو تشخیص اور قرض دینے کے عمل میں شامل ہے تاہم ہر کاروباری کا کاروبار گھر کے ایک فرد کے ذریعے کیا جاتا ہے جس کے پاس کاروبار شروع کرنے کے لیے ضروری مہارت ہوتی ہے۔ اگر قرض لینے والا کوئی خاص کاروبار شروع کرنے کے لیے ضروری مہارتوں سے لیس نہیں ہوتا ہے، تو اسے کسی دوسرے قرض دہندہ سے جوڑ دیا جاتا ہے جو ان کی رہنمائی اور سہولت فراہم کرے گا جب تک کہ وہ کافی تربیت یافتہ نہ ہوں۔ فیملی انٹرپرائز لون فیملی یونٹ کو مضبوط کرنے کے

لیے ڈیزائن کیا گیا ہے اور اس طرح انٹرپرائز کو انفرادی کوشش کی بجائے فیملی وینچر بنانا چاہتا ہے۔

قرض کی دیگر انواع واقسام میں رہائش، تعلیم، صحت، شادی اور کسانوں کو دیے گئے زرعی قرضے بھی شامل ہیں۔ لبریشن لون ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے ساہوکاروں سے انتہائی زیادہ شرح سود پر قرض لیا ہوتا ہے تاکہ وہ قرض کی ناقابل واپسی دلدل سے باہر نکل سکیں۔

اخوت فاؤنڈیشن لون سکیم 2023-24ء

اخوت لون سکیم 2023-24ء پاکستان میں مستحق اور پسماندہ افراد کے لیے امید کی کرن ہے۔ اخوت فاؤنڈیشن کی طرف سے شروع کیا گیا یہ مالیاتی پروگرام لوگوں کو اپنے کاروبار کو وسعت دینے اور ان کی دنیوی زندگیوں کو بہتر اور بااختیار بنانے کے لیے بلاسود قرضوں کی پیشکش کرتا ہے۔

اخوت فاؤنڈیشن قرض سکیم کا جائزہ

اخوت لون سکیم ایک ایسا قدم ہے جس کا اہم مقصد پاکستان میں مستحق افراد کی جائز ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بلاسود قرضے فراہم کرنا ہے۔ اس نے کثیر تعداد میں مستحق اور ضرورت مند افراد کی زندگیوں کو بلند کرنے، مستحق بچوں کے لیے تعلیم و تعلم، کاروبار کی ترقی و توسیع، حفظان صحت کے اصول و ضوابط کے مطابق صحت کی دیکھ بھال، رہائشی مکانات کی تعمیر و مرمت اور دیگر انسانی ضروریات کے لیے مالی امداد کی پیشکش میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اخوت فاؤنڈیشن کے تحت قرض کے بنیادی اصول

اخوت لون سکیم کی بنیاد اتحاد اور مساوات کے اصولوں پر رکھی گئی ہے جس کا مقصد پاکستان میں غربت وافلاس کا یقینی خاتمہ اور پسماندہ معاشروں کی بہتری جیسے اقدام کرنا ہے۔ یہ مائیکروفنانس آرگنائزیشن 2003ء میں قائم کی گئی تھی اور سماجی و معاشی تبدیلی کے لیے ایک ناقابل تسخیر حقیقت بن چکی ہے۔

حکومت کی حمایت یافتہ اسکیم

حکومت پاکستان نے اخوت کے تعاون سے تمام پاکستانیوں کے لیے مفت قرض اسکیم متعارف کرائی ہے۔ اخوت فاؤنڈیشن کے تعاون سے اس اسکیم کا مقصد اہل افراد کو قابل رسائی اور غیر پیچیدہ کاروباری قرضے فراہم کرنا ہے۔

پسماندہ افراد تک رسائی

اخوت قرض کی بنیادی توجہ معاشرے کے کم آمدنی والے طبقات پر ہے جو اکثر رسمی مالیاتی خدمات تک رسائی سے محروم ہیں۔ اس کا مقصد تعلیمی اخراجات اور ان کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل بنانا ہے۔ بلاسود اخوت کے قرض کے اہل بننے کے لیے، درخواست دہندگان کو اہلیت کے مخصوص معیار پر پورا اترنا چاہیے جو کہ یہ ہے:[18]

- درست قومی شناختی کارڈ کا حامل ہو۔
- اخوت مائیکروفنانس بینک کی برانچ کے 2.5 کلومیٹر کے دائرے میں ہو۔
- 18 سے 62 سال کی عمر کے اندر ہو۔
- دو ضامن فراہم کرنے کے قابل ہوں جو خاندان کے افراد سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔

- معاشرے میں اچھے سماجی اور اخلاقی کردار کا مظاہرہ کرتے ہوں۔
- کسی مجرمانہ سرگرمیوں یا مقدمات میں ملوث نہ ہوں۔

درخواست دہندگان کو حصول قرض کے لیے درکار دستاویزات درج ذیل ہیں:

- درخواست دہندگان، ضامنوں اور خاندان کے افراد کے لیے (قومی شناختی کارڈز) کی کاپیاں۔
- گھریلو بل جیسے گیس یا بجلی کے بل۔
- درخواست گزار کی شادی کا سرٹیفکیٹ۔

اخوت فاؤنڈیشن قرض کی اقسام

اخوت دو قسم کے قرضے پیش کرتا ہے:

1. **گروپ قرضہ:** اس قسم میں تین سے چھ افراد کا گروپ، جو رشتہ دار نہ ہوں البتہ اکٹھے یا قربت میں رہتے ہوں، ایک گروپ بناتے ہیں۔ گروپ کا ہر رکن دوسروں کے لیے ضامن کے طور پر کام کرتا ہے۔
2. **انفرادی قرضہ:** اس قسم کا قرضہ ان افراد کے لیے دستیاب ہے جو اہلیت کے معیار پر پورا اترتے ہیں اور انہیں اپنی مخصوص ضروریات کے لیے قرض کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرض کی واپسی کو محفوظ بنانے کے لیے دو ضامنوں کی ضرورت ہے۔[19]

قرض کی مدت

اخوت لون سکیم، جسے پہلے اخوت اسلامک مائیکرو فنانس کہا جاتا تھا، مستحق خاندانوں کو زیادہ سے زیادہ 500,000 روپے تک کے قرض کی رقم کے ساتھ مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ ادائیگی کی مدت مختلف ہوتی ہے جو کہ 13 سے 60 ماہ تک ہو سکتی ہے۔

اخوت فاؤنڈیشن قرض کے مقاصد

اخوت لون سکیم 2023-24 پسماندہ افراد کی زندگیوں کو بدلنے کے لیے بلا سود قرضوں کی اہمیت و افادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مالی امداد کی پیشکش کرکے یہ افراد کو اپنے کاروبار کو بڑھانے، تعلیم تک رسائی اور مختلف مالی ضروریات کو پورا کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ اقدام پاکستان میں غربت و افلاس کی بیخ کنی اور سماجی و اقتصادی تعمیر و ترقی کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

اخوت فاؤنڈیشن کی کامیابی کا راز

اخوت کی کامیابی کے پیچھے صاحبان اخوت کا حد درجہ خلوص، بے پناہ ایثار و قربانی، جذبہ مواخات، بھائی چارہ اور درد انسانیت ہے۔ قرضوں کی آڑ میں اربوں کا کاروبار کرنے والوں کو یہ الفاظ سمجھ تک نہیں آتے تو وہ ان کے فلسفے کو کیونکر جانیں؟ یہ تو صرف ان کو سمجھ آسکتا ہے جنہوں نے مواخات مدینہ کا گہرائی سے مطالعہ کر کے حرز جان بنا ڈالا ہو۔ اس کی کامیابی کے پیچھے یہ راز بھی مضمر و پوشیدہ ہے کہ یہ تنظیم اپنے ابتدائی سفر سے لے کر اب تک اس سادگی کو شعار بنائے ہوئے ہیں جس کی تعلیم محسن انسانیت ﷺ نے دی۔ اخوت اپنے دفاتر مہنگے اور پوش علاقوں میں اعلیٰ فرنیچر کے ساتھ مزین کرنے کے بجائے اپنے معاملات، معاہدات مساجد میں طے کرتی ہے، اس طرح نیک کام کے لیے نیک جگہ کا انتخاب از خود ہو جاتا ہے اور رحمت خداوندی بھی شامل ہو جاتی ہے۔ اس وقت ملک بھر میں 397 کے لگ بھگ برانچز مساجد میں ہی قائم ہیں۔ یہ مساجد اخوت کے مصارف میں کمی لاتی ہیں اور نظام کو صاف و شفاف رکھتی ہیں اور ان کی بدولت روابط میں مزید بہتری آتی ہے اور باہمی ہم آہنگی کو فروغ ملتا ہے۔[20]

حاصل بحث

اخوت فاؤنڈیشن ایک نجی تنظیم ہے جس کا بنیادی مقصد معاشرتی انصاف اور غربت کے خاتمے کے لیے بلا سود قرضوں کا نظام متعارف کروانا، معاشرے میں غریب اور مستحق افراد کو مالی استحکام فراہم کرنا اور خاندانی کفالت کی ذمہ داری کے لیے خود کفیل بنانا ہے تاکہ وہ لوگوں کی امداد واستعانت سے بے نیاز ہو کر معاشرے میں باوقار زندگی گزارنے کے قابل بن جائیں۔ اخوت فاؤنڈیشن کا معاشرے میں اعتماد قابل تحسین ہے جس کی وجہ سے متمول، سرمایہ دار اور زمین دار افراد دل کھول کر ان کو اپنے عطیات، صدقات وخیرات جمع کراتے ہیں۔ غربت وافلاس کے خاتمے کے لیے اخوت فاؤنڈیشن کو رول ماڈل بنا کر اہل ثروت کی اشتراکیت سے حکومتی سطح پر باقاعدہ ایک ادارہ قائم کیا جائے جو مستحق افراد کو بلا سود اور بلا تعطل قرضے فراہم کرنے میں فنڈ مختص کرے تاکہ ضرورت مند افراد بلا حیل وحجت بوقت ضرورت اپنی ضروریات وحاجات کو حکومتی امداد واعانت سے پورا کر سکیں۔

تجاویز وسفارشات

- خدمت خلق اور رفاہی امور میں دلچسپی معاشرے میں استحکام اور امن وامان کے قیام کو یقینی بنانے میں ممد ومعاون ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا معاشرہ کے ہر فرد کو اس کار خیر میں رضاکارانہ طور پر حصہ لینا چاہیے۔
- محروم طبقات کو جرائم سے روکنے، قتل وغارت گری، معاشی عدم استحکام اور خود غرضی سے نکالنے کے لیے معاشرے کے بااثر افراد کو اپنے رزق حلال سے صدقات وخیرات کی صورت میں رفاہی اداروں کی مکمل دیکھ بھال اور امداد کرنی چاہیے۔
- انبیاء کرام علیہم السلام نے جہاں لوگوں کو اللہ کی وحدانیت کی دعوت دی ہے وہیں ان کے اصلاح احوال کی بھی پوری کوشش کی ہے اور ان لوگوں کے تعاون، تراحم اور باہمی کفالت پر بھی خصوصی توجہ دی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس کام کو انبیاء علیہم السلام کی سنت سمجھتے ہوئے خدمت خلق اور رفاہ عامہ کے امور میں بلا امتیاز و تفریق آگے بڑھنا چاہیے۔

حوالہ جات وحواشی

1 فیروزآبادی، محمد بن یعقوب، **القاموس المحیط**، (کراچی: ادارہ اسلامیات، 2010ء)، ص840۔

2 فیروز الدین الحاج، **فیروز اللغات**، (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان، 2003ء)، ص135۔

3 فیروز آبادی، **القاموس المحیط**، ص51۔

4 ابو الاعلیٰ، مودودی، سید، **قرآن کی معاشی تعلیمات**، (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان، 2003ء)، ص135۔

5 www.business dictionary.com/definition/loan, Retrived on 25 May, 2024.

6 الکاسانی، علاؤالدین ابو بکر بن مسعود، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع** (لاہور: دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، 1997ء)، ص396۔

7 ابن عابدین شامی، محمد امین، **رد المختار**، (بیروت: دار المعرفۃ، 1995ء)، 1/181۔

8 الخطیب الشربینی، محمد بن احمد، **مغنی المحتاج**، (بیروت: دار المعرفۃ، 1418ھ)، 1/208۔

9 http://youth.pmo.gov.pk/youth-business-loan-scheme.php, 09/10/2015.

10 interest-free-loan-scheme.php.09/10/2015, http://youth.pmo.gov.pk.

11 https://akhuwat.org.pk/, Retrived on 20 May, 2024.

12 Ibid.

13 Ibid.

14 Ibid.
15 Ibid.
16 Ibid.
17 Ibid.
18 Ibid.
19 Ibid.
20 Ibid.